

راستخ کی غزل کوئی کا تنقیبی جائزہ

راستخ کو فطرت کی طرف سے نہ اپنے طبقت عطا ہوئی تھی۔ جس بھی کوئی غریبی کیفیت روکتا ہوئی ان کی سایہ اپنے طبقت دریا میں کوئی کھڑے موجود نہ ہو سکتی۔ راستخ فطرت اگلے دو سماں پر ۔ دوسرے صدیف سخن کے مقابله پر غزل کی طرف ان کا راجحان نہ رہا۔ غزل ان کی محبوب ترین انسف شاعری ہے۔ انہوں نے غزل کو بخاطر فکر کی ایک نئی سہی عکالی۔ اور مذاقِ تصوف سے لات آشنا کو خود سے اپنے دو اور بعد دو آئندہ بیان کیں۔ ان کی اثر غزلوں میں حصہ، و مجاز کی ملکیت نہیں۔ سعید گھنی 8 میلی ہے۔ (میر کی) نیاز اور سوچنا نہ ملائیں ہے تو اسے ملائیں ہے اور شعر کے مذکور میں عالمیں اور سوچنا نہ ملائیں ہے تو اسے ملائیں ہے اور شعر کے مذکور میں عالمیں اور سوچنا نہ ملائیں ہے تو اسے ملائیں ہے۔ اسی طرز میں وہ تمام شعر اور مذکور اسکے مقابلہ مذکور رکھتے ہیں۔ اسی طرز میں وہ تمام شعر اور مذکور اسکے مقابلہ مذکور رکھتے ہیں۔ اسی طرز میں وہ تمام شعر اور مذکور اسکے مقابلہ مذکور رکھتے ہیں۔

راستخ شیر اور خدا کی دیوانی کمی مدد ہے۔ اس کی مذکوری میں عالمیں اور سوچنا نہ ملائیں ہے تو اسے ملائیں ہے۔ اسی طرز میں وہ تمام شعر اور مذکور اسکے مقابلہ مذکور رکھتے ہیں۔ اسی طرز میں وہ تمام شعر اور مذکور اسکے مقابلہ مذکور رکھتے ہیں۔ اسی طرز میں وہ تمام شعر اور مذکور اسکے مقابلہ مذکور رکھتے ہیں۔ اسی طرز میں وہ تمام شعر اور مذکور اسکے مقابلہ مذکور رکھتے ہیں۔ اسی طرز میں وہ تمام شعر اور مذکور اسکے مقابلہ مذکور رکھتے ہیں۔ اسی طرز میں وہ تمام شعر اور مذکور اسکے مقابلہ مذکور رکھتے ہیں۔

راستخ کا شعر معرفت و تصور سے ملزم نہیں

غاؤں کے سونوں مرتی تباہیں جنم فرم وہ مادہ
زندہ والا دنیہ سمع و سمجھے غبار را رہ کا

رعنی دیا جائے۔ دل دوس بارہ کو نہیں (اس خیال میں دل دوس بارہ کو نہیں)۔
راستخ قنادت میں نہ رہتے۔ نہیں بخند غزلوں میں دل دوس بارہ کو نہیں
کم خواجہ میر (1676-1748) کے لئے۔ اس کی تصور فتنی
اور نہیں۔ ملائیں 6 مذکور اس خیال میں دل دوس بارہ کو نہیں
نہ بخند غزوہ نہ اسکے لئے۔ جم لانچھوٹی بیڈھ کو اس خیال میں دل دوس بارہ کو نہیں

حصولِ دین کی کمزوری از

ایم کہ مبتلک دنیا کے طالب

نہ دشت کے پیدا نہ طویل کے طالب

پیدا نہیں یا زیر بھروسے کے طالب

راستے کی تحریر سے سنت زبانہ درگاؤں کے ساتھ لفظ ان کی غزلوں
میں میر ہے طب ۲ سے سوزونہ گرانے پا ہوا تائیے اکھی ہے مخصوصاً تو
میر اور رام اسے دونوں نسبتاً اکھی ہے میر نے اسے تَلَاقِ خوش

معلم ہے جو نہیں

اعوالِ تحریر کا مطابق یہ نہ رسم حما

کہ اُنہلیت کے ایکیوں سو دس دن و میر اور

راستے کے ایکیوں میں اسے رام اسے کہا ہے میر ۱۷

کھلے کھی بیار کا کمر ۲۷ بھروسے اور دوست نہیں ہے اسے پھر

رام اسے میر ۲۷ مل) سے غائبیاً نہ فرض عامل سے میر نے کا رہا

ان کے دنیا میں دس بیس سو سو یہ تادگی، وہی فقیرانہ ہے اسی وی
بائیں و خیرت، رونا رُلانا، ملبوس اور سرخ زدن وغیرہ

بائیں و دیگرے سے میر نے خود فدوی رام اسے متعلق رکھ رہا ہے اس عالمِ مژہ

قدمِ خنجروں میں اسے نیز گرد کیاں ملے ہے جو وہی میر بیوی کے سوڑا ۲۷

کے ہم ہلو یعنی اور راستے کی نہیں نہیں رام اسے کھنڈا اسے سخنوار، بیان گز،
میں فیض کی مختتوں اور کاٹ و سرپریس سے اردو تباہ نہ ترقی کا ہے ۲۸

اپنے اضورت کے بارے میں محض بخوبی سنبھل کی وجہ سے

راستے کو وہ مقام نہیں ملے کا جبکہ تازہ وہ ہے اسے تحقیق کیجئے
حالی سے تباہت کیے ایسیں اسے مقدمہ شکر و شاعر میں بالکل

نظر آہناز کر دیا مقصودی میں یعنی وہ دنیا میں اس نے نہیں
ادرنے ہے ان شعر شہجہان قاچار تو ہم کے سمجھنا جتنے کے راستے

اور عیالت کے بیچ کی طرفی ہے ۲۹ -

راستے کی دیوان شاعر کی موسیٰ سعی اضافے کیں ہیں - رام اسے
کوئی واقع کی بیان گزنا کی منتظری نہ ہو مگر کتنی سوچاں ہے اسی لیکن عشقی کی
ہیست، فرمائی کے اعلیٰ اور ان سے مطلع دلخواہ میں اپنے ایجھے اور حسن ادا، میں ملچھ ہیں